هو

اخبار امامیہ

۱۳۰۳ھ

جلد ۱ | ۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ روز دوشنبہ مطابق ۸ مارچ سنہ ۱۸۸۶ع | ندک ۱۲

اطلاع

واضح ہو کہ یہ اخبار صداقت آثار بہ ہیئت جریدہ امامیہ کی بہبود و رفاہ کے لیے جاری کیا گیا ہے ہر مہینے کی پہلی اور دسوین اور بیسوین کو شائع ہوتا ہے مضامین مندرجہ ذیل درج اخبار ہوتے ہین (۱) عمدہ عمدہ خبرین (۲) متفرق تاریخ سعید (۳) جلد دسوین ترجمہ اردو بحار الانوار (۴) جواہر زواہر شرح فقرات زیارت ناحیہ (۵) مسائل دستخطی جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر مولوی سید آقا صاحب دامت برکاتہ

غرض کہ جو اغراض اخبار ہذا سے فوائد مذہب اہل مذہب ہین لہذا قیمت بھی نہایت ارزان حسب تفصیل ذیل ہے ماہوار پیشگی آٹھ آنہ سہ ماہی ڈیڑھ روپیہ ششماہی تین روپیہ سالانہ چھ روپیہ مابعد ڈیوڑھی قیمت لیجاویگی — دو ورقہ اول علم لوگونکے واسطے

التماس

چونکہ اس اخبار کی امداد گویا امداد مذہبی ہے لہذا ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس ہے کہ اسکی خریداری اور ترقی مین تا امکان سعی بہ دریغ نفرمائین — اور قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ امین آباد لکھنؤ مرحمت فرمائین — جو صاحب قیمت پیشگی ارسال فرمائینگے مطبع انکا شکر گزار ہوگا — جن صاحبونکی خدمت مین جدید پرچہ روانہ ہو انکو لازم ہے کہ منظوری غیر منظوری سے بذریعہ پوسٹ کارڈ مطلع فرمائین کیونکہ اخبار واپس شدہ بہت عرصہ بعد پہونچتا ہے اور مطبع کو خبر نہین ہوتی حتی کہ دوسرا تیسرا پرچہ روانہ ہو جاتا ہے —

چونکہ یہ اخبار محض آپ ہی حضرات کی اعانت و امداد سے جاری ہے لہذا ارسال قیمت مین آپ صاحبونکو عجلت لازم ہے تاکہ مطبع مشکور ہو اور اخبار کو مدد پہنچے

رسید زر

عظمت مآب جناب سرکار شاہزادہ مرزا آسمان جاہ بہادر دام حشمتہ	عہ	نقاست
جناب سید رحمت علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر بہادر دام اقبالہ	سے	نقابت

(اخبار امامیہ) آپ حضرات مومنین مواخین کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے خدا دیگر مومنین کو توفیق خیر عنایت کرے

اخبارات

ریل گاڑی کا تھرڈ کلاس یا حبس ہے

جس وقت ہمارے گورنر بہادر لارڈ رپن صاحب ہندوستان سے جانے لگے تھے تو یہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ دربارہ تھرڈ کلاس گاڑی ریلوے ہندوستان کے حکم ہوا ہے کہ ہر درجہ مین پاخانہ و پیشاب کے لیے ایک خانہ کاٹ دیا جاوے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکم گوزشتہ ہو گیا۔ کیونکہ اوسکا کچھ ظہور نہوا۔ ہم تعجب کرتے ہین کہ افسر ریلوے اس تکلیف عوام کو اک ذرہ سی بات مین کیون نہین رفع کر دیتے ہین کیونکہ ہر درجہ مین تھرڈ کلاس کے اک گوشہ مین زیر بنچ گول حلقہ کاٹ دین تو کیا مضائقہ ہے جیسا کہ ایسٹ انڈیا ریلوے کے اکثر انٹرمیڈیٹ کے درجہ مین ہے۔ بلکہ اسی پیشاب و پاخانہ کی وجہ سے صدہا مسافر اوترکر اپنے بار سفر سے ہات دہو بیٹھتے ہین جو سراسر بدنامی اہالیان ریلوے کی ہوتی ہے دوسرے اکثر جا مسافرون نے اوسی بنچ پر اپنی رفع حاجت کر دی ہے تو اور بہی دقت ہوتی ہے کہ اوسکی صفائی مین زحمت ہو۔ ہم یقین کرتے ہین کہ جہان اور اور باتین آرام مسافرونکو ہر مقام ریلوے پر پہونچائی گئی ہین یہ امر بہی (یعنی) پاخانہ پیشاب گاہ خانہ ہر تھرڈ کلاس مین بڑہا دیا جاوے۔ ۲۰ فروری

سینٹ پیٹرسبرگ

کوہ نور کا اک نامہ نگار لکہتا ہے کہ روس گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ ہماری رعایا سے یہودی اور مسلمان جو ترکستان مین آکر سکونت اختیار کرے اونپر سخت قوانین جاری کیے جائین مگر مسلمانون سے یہ رعایت کیجائیگی کہ وہ اپنے دینی خوانین کے پابند رہینگے۔ صحرا نورد قومون کو بستیون مین سکونت پذیر کرانے کی کوشش کیجائیگی۔

آدمی کے چمڑے کی جلد

مسٹر جوزف زرکش ورروف دو کتابین آدمی کے چمڑے سے مجلد کین ہین۔ ایک او کارخانہ دار لندن نے ڈنیس آف ویسٹ

(رقص مردہ) چھاپی ہے اسکی بہی ایسی ہی جلد بنےگی یہ نئی ترکیب نکالی ہے پہلے رواج تہا کہ مجرمونکی کہال سے کتابونکی جلد بندہا کرتی تہی اب بہر دوسرا رواج شروع ہوا ہے۔　　منہ

انجم ٹیکس و ہندوستان

ایسے وقت پر فتنہ و شر مین ہمارے بڑ دبار لارڈ ڈفرن صاحب بہادر نے بجائے دلجوئی اہل ہند تالیف قلوب کے لئے قانون انجم ٹیکس پاس فرمایا۔ کیون نہو ہمیشہ تو کوئی رہتا نہین اپنا یادگار باقی چہوڑ جاتا ہے۔ انجم ٹیکس کی نسبت حکم ہوا ہے کہ جو سرکاری ملازم اسکے خفیہ امور کو ظاہر کرینگے اوسکو تعزیرات ہند کے دفعہ ۱۲۶ کے موافق مجرم کیا جاویگا۔ نیشنل

ایک عورت کے حواس

شوکت ہند لکہتے ہین کہ موضع ٹیکن ضلع گورگانو مین ایک عورت مع بچونکے اپنے گہر مین لیٹی تہی شبکو یکایک ایک شیر گہس آیا اوسکے بچے جو چلانے لگے تو عورت نے نہایت چالاکی و حواس سے اپنے تینون بچون کو نکال اور خود باہر جاکے دروازہ بند کر لیا۔ حتی کہ صبح تک

دوسرے مکانمین بآرام سوئی۔ علی الصباح پولیس کو اطلاع دی پولیس نے دیوار مین روزن کرکے اوس شیر کو مارا۔ اوس عورت کو اس باحواسی کے کام پر سرکار سے آٹھ سو روپیہ انعام ملے۔ معلوم نہین شیر دلی کا خطاب کیون نملا۔　　منہ

رنگون

۱۲۔ فروری کو وقت شب کے ایک زلزلہ مغرب سے مشرق کے جانب جاتا ہوا محسوس ہوا۔　　۲۲ فروری مارواڑ گزٹ

اطلاع

چونکہ اخبار نسیم سحر مطبوعہ مقام بداون مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۵ء مین ایک اشتہار فروخت ادویہ طلا کا جس مین الفاظ فحش مندرج تہے شایع کیا گیا بدین وجہ مالک اخبار مذکور جرم متذکرہ دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کا ملزم قرار پایا لہذا اسکی آگاہی بہ تنبیہ ہر خاص و عام کو کی جاتی ہے۔　　۹ فروری اخبار الہ آباد

مورخہ ۹۔ فروری ۱۸۸۶ء　　(دستخط) ٹی ایسٹر کر انڈر سکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی اودہ

اشتہار کتاب مجاہدہ صفدر ترجمہ حملہ حیدری اردو نثر

اس کتاب کا دیکہنا اور پڑہنا و سننا دیگر قصص و حکایات سے ثواب کہتا ہی۔ پہلا حصہ طبع ہوگیا ہے

اوسے ایک مالک کے بندے ہین مگر درجہ
اور رتبہ مین البتہ فرق ہی پس لوگون کو
بہی واجب آیا کہ جو اپنے سے اعلی نظر آئی
اوسکی تعظیم کرنا عین مصلحت ہی اسیطرح
رعایا کو حاکم وقت کے فرمانبرداری جہان
اور فرض دینے اور دنیوی مین یہہ بھی
ایک مقدم فرض ہے ۔

والدین کی خدمت کرنا عین سعادتمندی
کا نشان ہی جہان انسان سن تمیز کو پہنچا
یہ فرض اور فرایضات دنیا سے مقدم تر
نظر آیا دیکھنا چاہیے کہ اونہون نے اوسوقت
مین جبکہ ہم اپنی خبرداری کے لائق بالکل
ونگاہ اور کوئی دستگیر نہ رکہتے تھے اور
اپنے نقصان وضرر کو ذرا بھی نہ پہنچا سکتے
تھے کیا کیا ہماری خبرداری کی اور کس
کس ناز سے پالا اوسکی بدولت خدا نے
یہ دن دکھایا کہ ہاتھون مین قوت کار و بار
پاؤن مین طاقت رفتار پیدا ہوئی اسی صورت
مین ضرور بالضرور واجب آیا والدین کی
اطاعت اور خدمت مین کوشش کریں
پابندی شریعت کا بھی لحاظ مناسب ہی
کیونکہ جس شخص نے اپنی ملت اور مذہب
کی قدر او رعزت نہ جانی اوسکے اعتبار اور

اور قول وفعل مین تفرقہ پڑجاتا ہی اور بسبب
سے خراب باتین جو کہ ممنوع اور خلاف حکم
شریعت ہین اپنا ظہور دکہاتی ہین لہذا
شرع کی پابندی جو جسکی موافق ہو بندگی مین
فراست اور فرزانگی ہی ۔ ثمرہ تیسرا

اونچا باتوں مین بیان ہین جو کہ دولتکو بڑہاتی ہین
فضل یزدانی ۔ تائید آسمانی ۔ امام برگزیدہ
تدبیر پسندیدہ

فضل یزدانی وہ ہی کہ جسکو خدا نے چاہا
دولت سے بے فکر و خواہش مالامال کر دیا
راستی چلتے غیب سے خزانہ ہاتھ آیا اور نہ
نہ عالم کا ذریعہ درکار ہی نہ محنت اور مشقت
کی ضرورت خدا دی اور بندہ لے وہی
نقشہ ہے ۔

تائید آسمانی اوسوقت مین شریک حال ہی
جب کہ خدا کی مہربانی ہی حکم خداسب سے
مقدم ہی مگر یہ بات مطلب براری کے
مفید ہی ۔

؎ بخت و دولت بکار دانی نیست ؛
جز بتائید آسمانی نیست ؛

امام برگزیدہ سے یہ مراد ہی کہ جو ارادہ
انسان دولت کی خواہش مین کرے
اوسکا نتیجہ فائدے کے خلاف نہو بلکہ خواہ

اونہین نبی بنایا اور اپنے حق کی مقدارین ماندنی کی حکمت

سے اونہین پیمبری کا خلعت پہنایا پہر اونہون نے یہان

آکے سب آستونکو دیکہا تون کی پوجا پتری کی لو لگائی ہوئی

اور اگون کی الاوون کی ارد گرد دہونی رمائی ہوئی اور

خدا کو جان بوجہ کے اوسکی طرف سے مونہ پہرائے ہوئے

پہر اوس نے میرے باپ کی وجہ سے اندہیرون کو اوجیالا

بنایا اور دلون پر سے اونکی گہٹا ٹوپون کو ہٹایا۔ اور انکہون

پر سے اونکی جہپانون کو اوٹہایا پہر جب اس گہر وندی کی

کہٹراگون سے اونکا دل اوکتایا تو اونہین اونکی خوشی کے

بموجب اپنی پاس بلایا اور اون پر سے اونکے بوجہونکو

گرایا اور فرشتونکی حلقی مین اونہین بٹہایا اور اپنی خوشنودی

اونہین سرفراز فرمایا اور اپنی سایہ مین اونہین بسایا
تو اوسی کی رحمت اوسکی وحی کی امانت دار پر اور اوسکی
ساری خدائی کی اچھی سردار پر اور تمہین تو اے خدا کی
بندون اوسکی حکمون اور رضا ہونکی علمدار اور اوسکے
وحی و کتاب کی اوٹہانی والی ہو اور اپنی جانون پر اوسکی
امانت دار اور اپنی اردگرد کی جتہون تک اوسکی پہونچانی
والی ہو اور تم مین خدا کا وہ عہد ہی جو اوسنے تمسے سب سے
پہلی لیا ہے اور کچہ بچی کہچی کہرچن ہی جسے اوسنے تم مین
چہوڑ دیا ہے اوسکی وہی کتاب کہ جسکی بصیرتین نمایان ہین
اور جسکی آیتون کی راز سراسر عیان ہین جو ہم لوگون مین ایک بہت
صریح دلیل اور برہان ہے جسکی ظاہری مضمون بہت صاف ہین

اور صریح حکم نہایت شفاف ہین جسکی کنہ بس سدا کی لئی

مقرر فرمادی ہے اور جسکی پیروی بہشت تک پہونچانی والی

بنادی ہے اور جسکی شنوائی نجات سے بہرا دینی والی

ٹہرادی ہے جس سے خدا کی ہر روشن دلیل نمودار ہے

اور جسمین نصیحتون کی بہت تکرار ہے جس کے منا ہیون سے

حذر کا مقام ہے اور جسکا ہر ایک حکم شافی وکافی لاکلام ہے

جسکی چمک دمک دلونکی زنگ مین جلا دیتی ہے جس کے

فقرونکی برکت ہر دکھی بیماری سے شفا دیتی ہے جسکی شرعین

بند ہی ہوئی ہین جسکی اجازتین خدا کی درگاہ سی بخشی

ہوئی ہیں چنانچہ خدا نے واجب کیا ایمان - ساتھہی

ٹھرانے سے تمہیں پاک بنانے کی لئے ۔ اور نماز تمہیں

تکبر اور سرکشی سے بچانی کے لیے - اور زکوۃ - تمہاری

روزی بڑہانی کے لیے ۔ اور روزہ تمہاری یکرنگی ظاہر

فرمانی کے لئے ۔ اور حج تمہیں دین کا ڈہرا دکھانی کی لئی

تکرتے تہے یہانتک کہ اپنے حجرے مین داخل ہوی اور ابن شہر آشوب نے کتاب
مناقب خوارزمی سے نقل کی کہ اونے حضرت امام حسین ع سے روایت کی ہے
کہ ایکدن حضرت سید المرسلین ام سلمہ کے گہر مین بیٹھے تہے کہ ناگاہ اس اثنا مین
ایک فرشتہ اون حضرت پر نازل ہوا کہ اوسکے تیس ہزار سر تہے اور ہر سر مین ہزار
زبانین تہین اور تسبیح اور تقدیس حقتعالی کی کتنے لغتون اور بولیون مختلف
سے کہ ایک زبان دوسری زبان سے مشابہ نہ تہی اور بات اوسکی
وسعت ساتون آسمان سے زیادہ کشادہ تہے حضرت نے گمان کیا کہ
جبرئیل ہین فرمایا کہ ای جبرئیل ہرگز کبہی اس صورت سے میرے پاس نہین
آئے اوس فرشتے نے عرض کی مین جبرئیل نہین بلکہ صرصائیل ہون حقتعالی
نے مجکو تمہارے پاس بہیجا ہے کہ تزویج کردن ایک نور کو دوسرے
نور سے حضرت نے فرمایا کسکو کسکے ساتہہ اونے کہا کہ فاطمہ زہرا کو
علی ابن ابیطالب کے ساتہہ پس حضرت رسول خدا نے فاطمہ کو علی ابن
ابیطالب سے بگواہی جبرئیل اور میکائیل اور صرصائیل تزویج کیا بعد اسکے
حضرت رسول خدا نے دیکہا کہ اوس فرشتے کے دونون شانون کے
بیچ مین لکہا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
مقیم الحجۃ یعنے کوی قابل عبادت کے نہین ہے سوائے حقتعالی کے
اور محمد رسول خدا ہین اور علی ابن ابیطالب برپا کرنیوالی حجت خدا کے ہین
حضرت نے پوچہا کہ ای صرصائیل کتنے عرصہ سے یہہ کلمات درمیان تمہارے
دونون شانون کے لکہے ہین اونے عرض کی کہ بارہ ہزار برس قبل
اسکے کہ حقتعالی دنیا کو پیدا کرے اور کتاب مناقب خوارزمی مین بلال ابن
حمامہ سے منقول ہے کہ ایکدن حضرت سید المرسلین اپنے گہر سے باہر تشریف

لائے اور اونکے چہرہ مبارک سے ایک نور مثل ماہ تابان ساطع تہا پس عبد الرحمان
بن عوف اوٹہے اور عرض کی یا رسول اللہ یہہ نور کیسا ہے کہ آپکے چہرہ مبارک
سے مشاہدہ کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہہ نور بسبب اوس خوشی اور بشارت
کے ہے کہ پروردگار کیجانب سے مجہے پہونچی ہے بیچ امر تزویج بہائی اور ابن عم
میرے اور بیٹی میری کے بدرستیکہ حقتعالیٰ نے تزویج کیا ہے فاطمہ کو ساتھ
علی کے اور حکم کیا ہے رضوان خزانہ دار بہشت کو کہ درخت طوبیٰ کو حرکت
دیوے پس بجائے میوے کی اوسمین رقعہ آزادی آتش جہنم کے بعدد محبان اہلبیت
رسول خدا کے پہلے اور اوس درخت کے نیچے سے کئی فرشتہ نور سے
خلق کئے اور ہر ایک فرشتہ کو اون ملائکہ سے ایک نامہ آزادی آتش جہنم کا
دیا جب روز قیامت برپا ہوگا تو وہ ملائکہ درمیان خلائق کے پکارینگے
پس کوئی شخص باقی نرہیگا محبان اہلبیتؑ سے مگر ایک کاغذ اون رقعہا
آزادی جہنم سے ہاتہمین اوسکے ہوگا پس اوسدن بسبب میری برکت
کے اور میری کے پسر عم کے اور میری بیٹی کے بہت سے مرد اور عورتین آتش
جہنم سے نجات پاوینگی اور کتاب خرائج مین حضرت رسالت پناہ سے
مثل اسی حدیث کے منقول ہے اور ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین
بلال ابن حمامہ سے بہی مثل اسکی روایت کی ہے اور دوسری روایت مین
یون ہے کہ اون رقعہای آزادی آتش جہنم مین یہہ عبارت لکہی ہے بَرَاءَۃٌ
مِنَ الْعَلِیِّ الْجَبَّارِ لِشِیْعَۃِ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ مِنَ النَّارِ یعنے یہہ رقعہ ہے آزادی آتش
جہنم کا جانب خدائے جبار سے واسطے شیعیان علی اور فاطمہ کے آتش جہنم سے
اور کتاب کشف الغمہ مین کتاب مناقب سے بروایت ابن عباس منقول ہے
کہ جس رات کو کہ حضرت فاطمہ حضرت کے گہر مین تشریف لیگئین حضرت

رسول خدا صلعم آگی جلو مین جاتے تہے اور جبرئیل جانب راست تہے اور میکائیل
جانب چپ تہے اور ستر ہزار فرشتے پیچہے اوس معصومہ کے جاتے تہے
اور تسبیح اور تقدیس حق سبحانہ تعالی مین مشغول تہے جبتک کہ صبح طلوع ہوئی
اور اوس کتاب مین حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا
نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا اور اوسنے کہا کہ ای محمد حقتعالی تمکو سلام کہتا ہے
اور فرماتا ہے کہ مینے فاطمہ کو علی کے ساتہہ تزویج کیا پس تو بہی فاطمہ کو
اوس سے تزویج کر اور حکم کیا ہے مین نے درخت طوبی کو کہ بار کرے مروارید
اور یاقوت اور مرجان کو اور اہل آسمان خوش ہووین بسبب اس شادی
کے عنقریب ہے کہ دو بیٹے انسے متولد ہونگے کہ بہترین جوانان اہل بہشت ہونگے
اور سبب انکے بہشت زینت پاویگا پس خوش ہو ای محمد تو کہ بہترین اولین
اور آخرین سے ہے اور کتاب مناقب خوارزمی مین سلمان فارسی اور ام سلمہ
اور حضرت امیر سے روایت کی ہے کہ ان سبہونے کہا کہ جب فاطمہ پس تکلیف
پہونچین تو بزرگان قریش اور صاحبان مال و ثروت اور اہل شرف و عزت
نے اوس حضرت سے خواستگاری کی اور جس شخص نے استدعا کی اس
امر مین حضرت رسالت پناہ نے اپنا مونہہ اوسکی جانب سے پہیر لیا اور اظہار
کراہت فرمایا یہانتک کہ ہر ایک شخص اونمین سے یہہ گمان کرتا تہا کہ حضرت
رسول خدا ہمسے غضبناک اور آزردہ ہین یا اونکے مقدمہ مین آسمان سے کچہہ وحی
نازل ہوئی ہے اور منجملہ اون اشخاص کے کہ خواستگاری کی تہی ابوبکر
بن قحافہ تہا حضرت نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ اوسکے امر مین خدا کو اختیار
ہے اور بعد ابوبکر کے عمر ابن خطاب نے خواستگاری کی حضرت نے وہی جواب
اوسے بہی فرمایا اور منقول ہے کہ ایکدن ابوبکر اور عمر اور سعد بن معاذ مسجد

حضرت رسول خداؐ مین بیٹھے تھے اور حضرت فاطمہؑ کی شادی کا ذکر ہوا پس ابوبکر
نے کہا کہ اشراف قریش نے خواستگاری حضرت فاطمہؑ کی کی حضرت
رسالتمآب سے اور حضرت نے اونکے جواب مین فرمایا کہ امر تزویج اوسکا
خدا کو ہاتھ ہے اگر چاہے تو اونکی تزویج مقرر کریگا اور علیؑ نے اس اثنا مین اوس
حضرت سے کبھی گفتگو نہین کی اور خواستگاری فاطمہؑ کی نہین فرمائی اور مجکو
گمان نہین ہے کہ سوائے تنگدستی کے کوئی اور چیز اونکو مانع اس امر سے ہو
اور جانتا ہون کہ خدا اور رسولؐ نے فاطمہؑ کے تئین نہین رکھا ہے مگر اونکے
واسطے بعد اوسکے ابوبکر نے اور عمر نے سعد معاذ سے کہا کہ اوٹھو تاکہ علی ابن
ابیطالب کے پاس جاوین اور اوسکو اس امر مین تحریک کرین تاکہ وہ خواستگاری
فاطمہؑ کی کرے اور اگر تنگدستی اونکو اس امر مین مانع ہو تو اونکی اعانت کرین
اور حاجت اونکی برلاوین سعد معاذ نے کہا کہ ای ابوبکر خدای تعالی تجکو
توفیق خیر عطا کرے اور ہمیشہ توفیق بخیر کی اوٹھو کہ ناہم ساتھہ مین برکت خدا
کے جاوین سلمان فارسی رضؓ نے کہا کہ بعد اسکے یہہ لوگ مسجد سے باہر آئے
اور حضرت امیر المومنین کے دولتسرا کو روانہ ہوئے اون حضرت کو گھر مین
نہ پایا اور حضرت اوسوقت اپنے ناقہ کو لیگئے تھے اور ایک شخص کے باغ
مین گروہ انصار سے باجرت پانی بھرتے تھے پس یہہ لوگ اوس باغ
کیطرف متوجہ ہوئے اور جب حضرت کی خدمت مین پہونچے حضرت نے
ارشاد کیا کہ کسواسطے آئے ہو ابوبکر نے کہا کہ ای ابوالحسن کوئی خصلت
نیک اور فضیلت نہین کہ تم اوس خصلت اور فضیلت مین سب سے
مقدم ہو اور تمہارے اور رسول خداؐ کے درمیان جو کچھہ روبت قرابت
اور مصاحبت دائمی اور نصرت اور یاری اور محبت دلی مین وہ سب ظاہر ہے

سائل دستخطی مجتہد العصر جناب مولانا آقا میر صاحب دام برکاتہ

سوال کیا فرماتے ہین علمائے
ین ومفتیان شرع متین فرقہ
میہ اس مسئلہ مین کہ زید
نے درحالتیکہ مقروض قرض
ہونیکا تہا قضا کی اور کچہ جائداد اپنی بلا قبضہ
عیہ ایک مہاجن کے پاس رہن کردی پس
قرضخواہونکی مثل دیگر متروکات کی زید کے
النسبت ہر ذی قبضہ کے جائداد مرہونہ سے
ہوسکتا ہی یا جائداد مرہونہ خاص مرتہن کے
کی بینوا و توجروا۔

اب اگر مہاجن مذکور کافر ہو اور دیگر قرضخو
ان اہل اسلام سے ہون پس جائداد مرہونہ
رہ مین بھی دعوا کرسکتے ہین واللہ یعلم۔

ال۔ کیا فرماتے ہین قبلہ وکعبہ مجتہد العصر
زمان اس مسئلہ مین کہ حامد نے ایک مکان
محمود کے پاس بالعوض سو روپیہ کے
ن رکہا اور ایک مدت تک مرتہن منافع
ن مرہونہ پر متصرف رہا اور بعد وفات
ہن کے وارث اوسکے بھی متصرف رہے
ظر کہ از روی حساب کے زر رہن سے زر
ع کہین زیادہ ہوتا ہی اب ورثہ مرتہن کو

چاہتے ہین کہ جو منافع کہ انکے تصرف مین آئی
ہین اونسے برائت ذمہ اپنی وارثان راہن کو
حاصل کرین اور زر رہن اپنا ورثہ راہن سے
وصول کرین بینوا و توجروا۔

جواب۔ اگر بلا اجازت راہن اور بلا وجہ شرعی
اون منافع کو مرتہن اور اوسکے ورثہ نے لیا تو
پس وارثان راہن اوسکا مقاصہ زر رہن مین
کرسکتے ہین واللہ یعلم۔

سوال چہ میفرمایند علماء دین اندرین معنی کہ زنے
تا عرصہ دراز باہم کسے صحبت ماندہ و اولاد ازان پیدا شو
وعند التحقیق نکاح ومتعہ آن زن ثبوت نرسد
پس درینصورت اینہم صحبتی عرصہ مذکور بموجب شرع
دین اسلام مذہب اثنا عشری مثل ہم صحبتی نکاح
ومتعہ است ویا مثل ہم صحبتی حرام و اولاد شان وجود
معدوم بودند و اولاد جائزہ آل اولاد پدر صاحب نان
مستحق یافتن ترکہ مادر و پدر وجد خود میشود یا نہ۔

جواب۔ اگر آن مرد وزن ہر دو از اہل اسلام بودند و
شرعا عقد میان آن ہر دو جائز بود پس اولاد شان
حلال بود قرار دادہ خواہد شد تاوقتیکہ زنا ثابت
نشود واللہ یعلم۔

سوال۔ چہ میفرمایند علماء دین اس مسئلہ مین کہ خلال
نقری کرنا جائز ہی یا نہین بینوا و توجروا۔

جواب جائز ہے واللہ یعلم۔

سوال چہ میفرمایند علماء دین اس مسئلہ مین کہ زید نے ہندہ سے عقد کیا اور ایک مدت تک رسم و راہ زید و ہندہ مین رہی مگر چونکہ ہندہ نے اپنے والدین سے اور زید نے اپنے والدین سے اخفا عقد کیا تھا شہرت اس بات کی نہوی اور اب ہندہ بسبب ناراضی کی انکار عقد کرتی ہی اور زید مدعی عقد ہی اور گواہ عقد موجود نہین پس اسصورت مین فقط انکار ہندہ کا کافی ہوگا یا حلف شرعا ہندہ پر عائد ہوگی بینوا و توجروا۔

جواب صورت مذکورہ مین اگر چاہی تو مرافعہ کرے پیش حاکم شرع اور اوسکے حکم پر عمل کیا جاوے واللہ اعلم۔

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ چرٹ جسکو انگریز بجائی حقہ کے استعمال مین لاتے ہین اوسکا پینا جائز ہی یا نہین بینوا و توجروا۔

جواب اجتناب اوس سے احوط ہی واللہ اعلم۔

سوال کیا ارشاد ہی علماء دین کا اس مسئلہ مین کہ مثلاً زید قضاء الٰہی سے فوت ہوا اور دو پسر ہم بطن اور زوجہ اپنی پیچھے اون لوگونکو زندہ ہی اور شادی کتخدائی پسر خورد کی متوفی نے اپنے حیات مین کردی ہی بعد ممات کے شادی پسر کلان کی مال متوفی سے ہوئی اسصورت مین کسقدر حصہ اوس مال سے زوجہ متوفی کو پہنچتا ہے اور کسقدر اوس مین برادر خورد کو اور کسقدر برادر کلان کو مل سکتا ہے آیا یہ تینو برابر پا سکتے ہین یا کم و زیادہ پا سکتے ہین تو کسقدر کسکو چاہئے بینوا و توجروا۔

جواب صورت مذکورہ مین متروکات زید سے اولاً مہر زوجہ مع دیون باقیہ ادا کیا جاوے اور ثانیاً وصیت نافذہ اور ثالثاً اشیاء حبوہ پسر کلان کو دیجائے بعد از آن ثمن اشیاء منقولہ اور ثمن قیمت آلات بنا و قیمت اشجار زوجہ کو دیا جاوے بشرط نکاح دائمی اور باقی دونو پسران پر منقسم ہوگا برابر پس جسقدر پیسہ کلان کی شادی مین زیادہ اوسکی حصہ سے صرف ہوا ہے اوسکا دعوا باقی ورثہ کر سکتے ہین واللہ اعلم۔

سوال چہ میفرمایند علماء دین جو شخص کہ جاہل ہو اور دعوی کرے کہ مین اخباری ہون اور تقلید نہین کرتا اور جملہ اعتقاد اوسکی اثنا عشری ہون تو وہ شخص نجات پائیگا یا ناجی ہی بینوا و توجروا۔

جواب اگر اصول مذہب حق کا معتقد و معترف ہوگا کوئی فعل یا قول منافی ایمان بجا نہ لائیگا تو قیامت مین امید نجات کی اوسکے لئے ہے واللہ اعلم۔

العبد سید محمد باقر
سید مصطفیٰ بن محمد